اردو کی زبوں حالی اور حکومتی رویّے

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

زندہ قوموں کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی قومی زبان کو اپناتی اور اسے نشوونما دیتی ہیں اور قومی زبان کو ذریعہ تعلیم بنایا جاتا ہے، دنیا کے ہر ملک اور ہر زندہ قوم کا یہی اصول ہے، وہ ممالک جن کی قومی زبان عربی ہے، ان کا ذریعہ تعلیم بھی عربی زبان ہے، وہ ممالک، جن کی قومی زبان انگریزی ہے، وہ انگریزی کو آلہ تعلیم بنائے ہوئے ہیں، چائنا، جس کی آبادی ایک ارب سے زائد ہے، چینی زبان میں ہی تعلیمی نصاب بنا کر تعلیم دے رہا ہے۔

ہر ملک اور قوم کو اپنی مادری زبان پر فخر ہوتا ہے، لیکن ہماری افسر شاہی اور بیوروکریسی کے اعلیٰ عہدیدار اور ہر دور کے حکمران اردو لکھنا، پڑھنا، بولنا اپنے لئے باعث ندامت سمجھتے ہیں بلکہ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ وہ سوچتے بھی انگریزی میں ہیں، بارہا احتجاج کیا گیا کہ اردو کو قومی زبان کے طور پر اپنایا جائے اور انگریزی کی حکمرانی ختم کی جائے، لیکن حکومتیں ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔

ممتاز عالم دین مولانا منظور احمد چنیوٹی مرحوم تین دفعہ ممبر پنجاب اسمبلی منتخب ہوئے، وہ ہر سال بجٹ اجلاس کے موقع پر انگریزی میں بجٹ پیش کرنے پر اپنا احتجاج ریکارڈ کراتے تھے اور متعلقہ وزراء اور اسپیکر اسمبلی کی جانب سے یقین دہانی کرائی جاتی تھی کہ آئندہ سال بجٹ اردو میں پیش کیا جائے گا، لیکن یہ وعدے حکمرانوں کی کہہ مکرنیوں کی نذر ہو جاتے تھے، باقی صوبائی اسمبلیوں، قومی اسمبلی اور سینیٹ میں کبھی صدائے احتجاج بلند ہوئی یا نہیں معلوم نہیں، اگر احتجاج ہوا بھی ہو تو ہمارے میڈیا کو اس سے دلچسپی نہیں، ان کے نزدیک یہ کوئی اہم خبر نہیں، انہیں مسالہ دار خبروں کی تلاش ہوتی ہے اور بس، اس لئے اس احتجاج کا کوئی ریکارڈ محفوظ نہیں۔ حکمرانوں نے پہلی جماعت سے انگریزی لازم کر کے معصوم طلبہ وطالبات پر ناروا بوجھ ڈال دیا ہے، مقام حیرت ہے کہ اردو قومی زبان ہونے کے باوجود میٹرک سے بی اے تک اختیاری مضمون ہے اور سمندر پار سے لائی گئی زبان لازمی!

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

نتیجہ یہ ہے کہ آج کی نوجوان نسل ایک نئی زبان کا سامنا اور تجربہ کررہی ہے، اس کے مکالمے کچھ اس طرح کے ہوتے ہیں:

☆......آپ میری بات فالو نہیں کررہے۔ ☆......ہیلو، گڈ مارننگ، ہوآر یو۔

☆......یہ بات انڈرسٹڈ ہے۔ ☆......اس کتاب کی پرائس کیا ہے؟ ☆......یہ طریق کار لنتھی ہے۔

☆......وہ شخص ڈیفالٹر ہے۔ ☆......پاکستانی کرکٹ ٹیم ون کرگئی ہے۔ ☆......میری رقم باؤنڈ ہوگئی ہے۔

☆......آپ نے مجھے ڈس آنر کیا ہے۔ ☆......یہ کار آؤٹ آف آڈر ہے۔

سونے پہ سہاگہ یہ کہ اب موبائل پیغامات رومن انگریزی میں لکھے جارہے ہیں، مثلاً آپ کا کیا حال ہے؟ اس طرح لکھا جاتا ہے: AP KA KIA HAL HE

اگر یہ صورت حال مزید کچھ عرصہ برقرار رہی تو اس کے ایسے خوف ناک نتائج برآمد ہوں گے کہ تدارک ناممکن ہوجائے گا، بیوروکریسی اور برسراقتدار سیاسی جماعتیں نوجوان نسل کو اردو کش ذہنیت اور پیغام دے رہی ہیں، جس سے اردو کا مستقبل تاریک ہوجانے کا شدید اندیشہ ہے، اس سے اردو اپنے ہی دیس میں اجنبی ہوجائے گی۔

اردو اخبارات ورسائل کے لئے بھی یہ لمحہ فکریہ ہے کہ انگریزی کی اس حکمرانی سے ان کا حلقہ قارئین اور حلقہ اثر دونوں محدود سے محدود تر ہوجائیں گے۔ جب ایک زبان کسی دوسرے ملک پر چھاجاتی ہے تو اپنی تہذیب وثقافت اور تمام برگ وبار بھی ساتھ لاتی ہے، یقین نہ آئے تو دیکھ لیں:

(۱)......عرب مسلمانوں نے جن مفتوحہ ممالک میں عربی زبان رائج کی، وہاں کی تہذیب وثقافت آج بھی کافی حد تک عربی ہے۔

(۲)......برطانیہ، فرانس وغیرہ نے جن مسلم ممالک پر طویل عرصہ قبضہ جمائے رکھا، وہاں کا تمدن آج بھی قابض ممالک والا ہے۔

کیا ہمارے حکمران انگریزی زبان کی آڑ میں انگریزی ثقافت وتمدن کو اپنے تمام تر لوازمات سمیت ہمارے اوپر مسلط کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتے؟

انگریزی تسلط کے نتائج بد میں سے یہ بھی ہے کہ ٹی وی چینلز پر خبروں کی جو پٹی چلتی ہے، ان میں اردو املاء کی بیسیوں اغلاط ہوتی ہیں اور متعلقہ انتظامیہ کو ان اغلاط کا احساس بھی نہیں ہوتا، ایک انتہائی خوفناک نتیجہ یہ بھی ہے کہ نوجوان نسل اردو ادب کی دل آویزی اور دل کشی سے بالکل بے خبر ہے، اگر ایم اے اردو کے کسی طالب علم سے مذکورہ الفاظ دل آویزی اور دل کشی کے اجزائے ترکیبی ہی پوچھ لئے جائیں تو شاید نہ بتاسکیں، اردو صوبوں کے درمیان رابطہ کی زبان بھی ہے، کیا اردو کے خاتمے سے صوبوں کی باہم محبت ختم نہیں ہوگی؟

اردو زبان ہماراقومی، فکری، ملی ورثہ ہے اور برصغیر پاک و ہند کے علماء وادباء وشعراءکواس پرفخر ہے:

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ　　سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اور یہ فخر کیوں نہ ہو؟ اردو میں قرآن مجید کے تراجم، تفسیر، تراجم کتب حدیث، مواعظ وخطبات، اصلاحی وغیر اصلاحی ناول، شعراء کے دیوان، سفرنامے ودیگر اصناف ادب کا اتنا وسیع ذخیرہ ہے کہ شاید ہی برصغیر میں رائج کسی دوسری زبان میں ہو، یہ بات آن دی ریکارڈ ہے اور بڑے بڑے دانشور اور اسکالرتسلیم کرچکے ہیں کہ اردو زبان کی جتنی خدمت دینی مدارس نے کی ہے، سرکاری اداروں نے نہیں کی، اس طرح کہ اکثر مدارس میں ذریعہ تعلیم ہمیشہ سے اردو رہا ہے اور متنوع قسم کی تصنیفی خدمات اورعوامی بیانات اردو میں جاری رہے ہیں۔

اردو کے مخالف ایک عذر یہ پیش کرتے ہیں کہ اردو میں جدید علوم کی تعلیم ممکن نہیں ہے، اس کے متعلق عرض یہ ہے:

(۱)......جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن میں ساٹھ ستر سال سے تمام شعبہ جات کی اردو میں تعلیم دی جارہی ہے اور یہ یونیورسٹی کامیابی سے سارے شعبے چلارہی ہے، اگر ایک یونیورسٹی میں اردو ذریعہ تعلیم بن سکتا ہے تو دوسری یونیورسٹیوں میں کیوں نہیں؟

(۲)......بابائے اردو مولوی عبدالحق، اردو سائنس بورڈ کے محققین اور دیگر اسکالرز اس موضوع پر اتنی محنت کرچکے ہیں کہ اگر حکمران اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے میں مخلص ہوں تو ان کا کوئی بہانہ نہیں چل سکتا، انگریزی کے شیدائیوں کا ایک عذر یہ بھی ہے کہ انگریزی کے بغیر ترقی ناممکن ہے، اردو کو دفتری وتعلیمی زبان بنانے سے ہم باقی دنیا سے بہت پیچھے رہ جائیں گے، حقیقت یہ ہے کہ یہ عذر بھی:

دل ہی نہ مانے تو بہانے ہزار ہیں

کا مصداق ہے، اگر چین، چینی زبان کو، فرانس فرانسیسی زبان کو اپنا کر ترقی کرسکتے ہیں تو ہم اردو کو اپنا کر کیوں ترقی نہیں کرسکتے، ایک پاکستانی سیاح کا کافی عرصہ پہلے تحریر کردہ ایک واقعہ یاد آیا کہ وہ صاحب فرانس کے کسی فائیواسٹار ہوٹل میں بیمار ہوگئے، شدید بخار کے باعث نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی، انہوں نے ہوٹل کے عملے کو انگریزی میں بتایا، لیکن وہ سمجھ نہ سکے، آخرکار انہوں نے لندن اپنے دوست کو فون کیا، وہ دوست فرانسیسی جانتے تھے، انہوں نے پیرس آکر انہیں دوائی دلوائی اور وہ شفایاب ہوئے، فرانس کے فائیواسٹار ہوٹلوں کے منتظمین بھی انگریزی سے نابلد ہیں اور ہمارے ننھے منے بچے بھی انگریزی یاد کرنے کی مصیبت میں مبتلا ہیں، اس تفاوت کا خود ہی اندازہ کرلیں۔

ہمارے بعض سیاست دان شعری ذوق رکھتے ہیں، انڈیا سے درآمدہ ایک نظم ان حضرات کی نذر کرتا ہوں، یہ نظم اردو زبان کے متعلق فریاد بھی ہے اور میری گزارشات کا حاصل بھی، ملاحظہ فرمائیں۔

اردو کے متعلق فریاد (منتخب اشعار)

نہ مٹی تھی، نہ مٹی ہے، نہ مٹے گی اردو — چاہنے والوں کے ہونٹوں پر رہے گی اردو
یہ زبان وہ ہے جو محلوں میں رہی آن کے ساتھ — اور مجبور کے گھر میں بھی رہی شان کے ساتھ
عشق کی راہ کو اس نے کئی راہی بھی دیئے — سرحدوں کے لئے جانباز سپاہی بھی دیئے
یہ زبان جیسے اصولوں کی زباں لگتی ہے — ایسی دلکش ہے کہ پھولوں کی زباں لگتی ہے
یہ تعصب کے اندھیروں کو مٹا دیتی ہے — آندھیوں میں بھی چراغ اپنے جلا دیتی ہے
یہ تو ہے بہار کی، پوجا کی، عبادت کی زباں — یہ تو ہے روح کی، دھڑکن کی، محبت کی زباں
اس زبان کے لئے سینوں میں عداوت نہ بھرو — یہ زباں پیار سکھاتی ہے، اسے پیار کرو
اس میں ہندی کے بھی الفاظ ہیں ایرانی بھی — اس میں گیتا کے بھی الفاظ ہیں، قرآنی بھی
جس طرح بھی رہے اس کو تو یہی رہنا ہے — ہم کو اردو کے حریفوں سے یہی کہنا ہے
اپنی تہذیب کو سنگسار و رسوا نہ کرو — یعنی اردو کو مٹانے کا ارادہ نہ کرو
اپنی پگڑی کو نہیں اچھالا جاتا لوگو — گھر سے بیٹی کو نہیں نکالا جاتا لوگو

ادارہ اشرف التحقیق جامعہ دار العلوم الاسلامیہ کی طبع کردہ
اکابر علمائے امت کی نادر ونایاب تحریرات

مجموعہ مقالات القرآن: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
احکام القرآن: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
مجموعہ مقالات سیرت: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
خلافت راشدہ: حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ
اسلام اور حدود وتعزیرات: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
مرآت الآیات: فہرست مواعظ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ
دلائل وجوب قربانی: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
نماز کے اہم مسائل: مواعظ تھانوی سے انتخاب
قواعد میراث: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
جمالیات جمیل "شعری مجموعہ": مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
مدراس البلاغۃ: مفتی جمیل احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
عکس جمیل "سوانح مفتی جمیل احمد تھانوی": مرتبہ: ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی

ناظم: ڈاکٹر خلیل احمد تھانوی
ادارہ اشرف التحقیق جامعہ دار العلوم الاسلامیہ
291۔ کامران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
042-35422213
0323-4414100

جدول الاختبارات النهائية لجميع المراحل الدراسية

العام الدراسی ١٤٣٤ھ مطابق ٢٠١٣ء

للبنین

اليوم	تاريخ ١٤٣٤ھ / ٢٠١٣ء	الورقة	الوقت	عالميه السنة الأولى: المادة	عالميه السنة الأولى: الكتب	عالميه السنة الثانية: المادة	عالميه السنة الثانية: الكتب	عاليه: المادة	عاليه: الكتب	ثانويه خاصه: المادة	ثانويه خاصه: الكتب	ثانويه عامه: المادة	ثانويه عامه: الكتب	متوسطه: المادة	متوسطه: الكتب (قرآن مجید)	دراسات دينيه: سال اول	دراسات دينيه: سال دوم	دراسات دينيه: سال سوم	تجويد للعلماء (مکمل یک سالہ)	تجويد للحفاظ (مکمل دو سالہ)
السبت	٨ جون / [illegible] رجب المرجب	الأولى	من ٧:٣٠ الى ١١:٣٠	[illegible]	[illegible] شرح نخبة الفكر، آئینہ روایات	[illegible]	سنن نسائی مع [illegible]	تفسير واصوله	الفوز الكبير، جلالین شریف	ترجمہ تفسير وحديث	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سیرت وفقہ	سیرت [illegible]	ترجمہ تفسیر [illegible]	ترجمہ تفسیر [illegible]	[illegible]	معلم التجويد	خلاصة التجويد، جمال القرآن، فوائد مکیہ
الأحد	٩ جون / [illegible] رجب المرجب	الثانية	〃 〃	[illegible]	بیضاوی ([illegible])	[illegible]	صحیح مسلم	حدیث [illegible]	١ [illegible] ٢ [illegible] ٣ سراجی	فقہ	شرح وقایہ [illegible]	حدیث [illegible]	[illegible]	اردو [illegible]	[illegible]	معارف الحدیث ج ٢-٣	معارف الحدیث (ج ٤-٥-٦-٧)	معارف الحدیث [illegible]	المقدمة الجزرية مع تحریکات وحفظ ابیات	[illegible] المقدمة الجزرية [illegible]
الاثنين	١٠ جون / [illegible] رجب المرجب	الثالثة	〃 〃	[illegible]	مشکوٰۃ المصابیح جلد اول	[illegible]	جامع الترمذی	فقہ	ہدایہ جلد ثانی	[illegible]	نور الانوار تا قیاس	فقہ	قدوری کامل	ریاضی [illegible]	ریاضی [illegible]	تعلیم الاسلام، بہشتی زیور ([illegible])	بہشتی زیور (ج ٥-٦-٧)	[illegible]	تعلیم الوقف	(١) تعلیم الاسلام مکمل (٢) سیرۃ الرسول (٣) سیرۃ خاتم الانبیاء
الثلاثاء	١١ جون / یکم شعبان المعظم	الرابعة	〃 〃	[illegible]	مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم	[illegible]	صحیح بخاری	اصول فقہ	[illegible]	نحو	شرح جامی [illegible]	صرف	[illegible]	فارسی	گلستان [illegible]	علم الصرف (ج [illegible])، علم النحو	طریقہ عصریہ (ج [illegible])، قصص النبیین (ج [illegible])	ترکیب شرح ماۃ عامل	صفحات فی علوم القراءات	مفتاح القرآن مکمل
الأربعاء	١٢ جون / ٢ شعبان المعظم	الخامسة	〃 〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سنن ابی داؤد	عقائد [illegible]	[illegible]	[illegible] و انشاء	[illegible]	نحو	[illegible]	انگریزی	انگریزی [illegible]	طریقہ عصریہ ([illegible])، قصص النبیین ([illegible])	علم الصرف (ج [illegible])، عوامل النحو	بہشتی زیور [illegible]	ترتیل پارہ عم مع حفظ	ترتیل پارہ [illegible]
الخميس	١٣ جون / ٣ شعبان المعظم	السادسة	〃 〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]	١ [illegible] ٢ [illegible] ٣ [illegible]	[illegible]	دیوان الحماسہ، متن الکافی	منطق و [illegible]	[illegible]	منطق	[illegible]	سائنس	سائنس ([illegible])	سیرت خاتم الانبیاء ([illegible])	حیات المسلمین ([illegible])	عربی کا معلم [illegible]	حدر تکمیل قرآن مجید	حدر تکمیل قرآن مجید

دفتر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان فون 26-6514525 فیکس: 6539485

ضروری اطلاع: وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ امتحانات 7:30 بجے سے شروع ہو کر 11:30 بجے تک ہوں گے۔

تجوید للعلماء میں مقدمہ جزریہ حدر، ترتیل وحفظ کے امتحان میں ناکام طالب علم کو ناکام سمجھا جائے گا

جدول الاختبارات النهائية لجميع المراحل الدراسية

العام الدراسی ١٤٣٤ھ مطابق ٢٠١٣ء

للبنات

اليوم	تاريخ ١٤٣٤ھ / ٢٠١٣ء	الورقة	الوقت	عالميه: المادة	عالميه: الكتب	عاليه: المادة	عاليه: الكتب	ثانويه خاصه: المادة	ثانويه خاصه: الكتب	ثانويه عامه: المادة	ثانويه عامه: الكتب	دراسات دينيه: سال اول	دراسات دينيه: سال دوم	دراسات دينيه: سال سوم	تجويد للعالمات (مکمل یک سالہ)	تجويد للحافظات (مکمل دو سالہ)
السبت	٨ جون / [illegible] رجب المرجب	الأولى	من ٧:٣٠ الى ١١:٣٠	تفسیر وحدیث	[illegible]	ترجمہ تفسیر	سورۃ الفاتحہ [illegible]	ترجمہ تفسیر	[illegible] سورۃ الانعام [illegible]	ترجمہ تفسیر	پارہ عم ودو سوال [illegible]	ترجمہ تفسیر [illegible]	ترجمہ تفسیر [illegible]	[illegible]	معلم التجويد	خلاصة التجويد، جمال القرآن، فوائد مکیہ
الأحد	٩ جون / ٢٩ رجب المرجب	الثانية	〃 〃	حدیث	[illegible]	حدیث واصول حدیث	مشکوٰۃ المصابیح جلد اول، خیر الاصول	حدیث	ریاض الصالحین ([illegible])	حدیث	جامع الکلم (زاد الطالبین)	معارف الحدیث ج ٢-٣	معارف الحدیث (ج ٤-٥-٦-٧)	معارف الحدیث [illegible]	المقدمة الجزرية مع تحریکات وحفظ ابیات	[illegible] المقدمة الجزرية [illegible]
الاثنين	١٠ جون / ٣٠ رجب المرجب	الثالثة	〃 〃	حدیث	ترمذی شریف (جلد اول کامل)	فقہ	ہدایہ جلد اول	فقہ	[illegible]	فقہ وسیرت	بہشتی زیور [illegible]	تعلیم الاسلام، بہشتی زیور ([illegible])	بہشتی زیور (ج ٥-٦-٧)	[illegible]	تعلیم الوقف	(١) تعلیم الاسلام مکمل (٢) سیرۃ الرسول (٣) سیرۃ خاتم الانبیاء
الثلاثاء	١١ جون / یکم شعبان المعظم	الرابعة	〃 〃	حدیث	[illegible]	فرائض	سراجی تا اختتام باب الرد	[illegible]	اصول الشاشی تا ختم کتاب الله	صرف	علم الصرف حصہ ۲،۱	علم الصرف (ج ١-٢)، علم النحو	طریقہ عصریہ (ج ٣)، قصص النبیین (ج ٢-٣)	ترکیب شرح ماۃ عامل	صفحات فی علوم القراءات	مفتاح القرآن مکمل
الأربعاء	١٢ جون / ٢ شعبان المعظم	الخامسة	〃 〃	حدیث	ترمذی شریف ([illegible]) [illegible]	البلاغة	دروس البلاغة (الفن الاول)	نحو	ہدایۃ النحو	نحو	علم النحو، عوامل النحو مع ترکیب	طریقہ عصریہ (ج ١)، قصص النبیین (ج ٢)	علم الصرف (ج ٣-٤)، عوامل النحو	بہشتی زیور [illegible]	ترتیل پارہ عم مع حفظ	ترتیل پارہ [illegible]
الخميس	١٣ جون / ٣ شعبان المعظم	السادسة	〃 〃	حدیث	[illegible]	الادب العربی	مقامات حریری ([illegible])	الادب العربی [illegible]	[illegible]	اللغة العربية	الطريقة العصرية (ج ٤)، عربی کا معلم ([illegible])	سیرت خاتم الانبیاء ([illegible])	حیات المسلمین (اردو)	عربی کا معلم چہارم	حدر تکمیل قرآن مجید	حدر تکمیل قرآن مجید

دفتر: وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان گارڈن ٹاؤن شیر شاہ روڈ ملتان فون 26-6514525 فیکس: 6539485

ضروری اطلاع: وفاق المدارس العربیہ کے سالانہ امتحانات 7:30 بجے سے شروع ہو کر 11:30 بجے تک ہوں گے۔

تجوید للعالمات میں مقدمہ جزریہ حدر، ترتیل وحفظ کے امتحان میں ناکام طالبہ کو ناکام سمجھا جائے گا